گھر ٹوٹنے نہ دینا

گھر اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس کا کوئی بدل نہیں ۔عورت کی بہترین پناہ گاہ شوہر کی رفاقت اور بچوں کا وجود اللہ کا بہترین انعام ۔اللہ اوراس کے رسولؐ کی اطاعت کے بعد گھر شوہر اور بچے عورت کی پہلی ترجیح ۔ ہر گھر کے حالات مختلف ہوتے ہیں ۔کوئی ایک قاعدہ قانون ہر گھر پر لاگو نہیں کیا جاسکتا لیکن گھر کا ماحول پرسکون بنانے میں عورت کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے ۔ یہ گھر عورت سے قربانیاں مانگتے ہیں اور ایک سمجھدار عورت اپنے گھر کو ٹوٹنے سے بچانے کیلئے ہر قربانی دینے کو تیار ہوتی ہے ۔اس کے باوجود شیطان کی چالوں سے چوکنا رہنے کی بے حد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ شیطان کے چیلوں کا سب سے بڑا کارنامہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کیلئے فتنہ انگیزی کرنا ہے اس کی سب سے بڑی چال غلط فہمیاں پیدا کرنا جھگڑے ڈلوانا ہوتا ہے جس میں معصوم بھولی بھالی لڑکیاں ہی نہیں بعض اوقات اچھی خاصی سمجھدار عورتیں بھی اپنی ذات کی برتری ثابت کرنے اورمردوں کو نیچا دکھانے کی خواہش میں پھنس جاتی ہیں ۔رشتوں کا احترام نہ کرنا ضد میں آ کر فرائض سے غفلت برتنا ان جھگڑوں کومزید بڑھا دیتا ہے ۔ ایسے حالات میں آپ زندگی کی کسی بھی منزل پر کیوں نہ ہوں ناشکری غالب آ جاتی ہے اور خود ترسی طاری ہو جاتی ہے اور بالآخر عمر کے کسی بھی حصے میں گھر ٹوٹ جاتے ہیں ۔

ہم سے پہلی نسل یعنی ہمارے بزرگوں میں صبر وتحمل زیادہ تھا ۔ ماں باپ کی تربیت لڑکیوں کیلئے بچپن سے ہی شروع ہو جاتی تھی اور سب سے بڑی بات کہ مشترکہ خاندانی نظام میں اگر چہ پیچیدگیاں بھی ہوتی تھیں لیکن گھر صحیح معنوں میں تربیت گاہیں ہوتے تھے ۔ جہاں باپ اپنے ماں باپ کی خدمت کرتا تو بچوں کے لئے مثال بنتا تھا ۔ ماں صبر اور برداشت سے ساس سسر کی خدمت کے ساتھ دادا دادی چچا پھوپھو کا مقام پہچاننا سکھاتی تھی ۔مشترکہ امور کے فیصلے بزرگوں کی رائے سے کئے جاتے تھے ۔ بچے ایسے ماحول میں بہت کچھ خود بخود سیکھ جاتے تھے ۔آج کی نئی نسل لڑکا ہو یا لڑکی ،Independent گھروں میں صرف ماں باپ کے ساتھ پلتے بڑھتے ہیں ۔انہیں کسی رشتہ کا احترام اورادب آداب کا شعور ہی نہیں ملتا اوپر سے بیچارے ٹی وی کے گمراہ کن مناظر نے بیبا کی اور زبان درازی کی ایسی ٹریننگ دینی شروع کی ہوئی ہے کہ ماں باپ بھی بے بس ہوکر رہ گئے ہیں ۔اونچے Status کی ہوس میں دلوں میں وسعت نہیں رہی لہٰذا ذرا ذرا سی بات پر گھر میدان جنگ بن جاتے ہیں ، اللہ اوراس کے رسولؐ کے احکامات سے دوری تشویشناک حد تک خطرناک ہے ۔اتنی بے شمار رسموں پالروں کے چکروں ،خوب سے خوب تر دکھانے ، دوسروں کو نیچا دکھانے کیلئے بے

دریغ روپیہ برباد کرنے کے بعد جو بندھن باندھے جاتے ہیں دوسرے دن ہی طعنوں، لڑائیوں اور جھگڑوں کی نذر ہو جاتے ہیں۔ مائیں اپنی بیٹی کو کسی سے نہ دبنے کی ٹریننگ دیتی رہتی ہیں۔ بالآخر اکثریت گھروں کی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ماؤں کو چاہیے کہ وہ بیٹیوں کو خاوندوں کو قابو میں رکھنے کی بجائے مفاہمت کے اصول سکھائیں، لڑ جھگڑ کر واپس میکے آنے کی سختی سے حوصلہ شکنی کریں اور گھروں کو ٹوٹنے سے بچائیں۔ بیٹیوں کی مائیں اپنے بیٹوں کو اس بات کی ٹریننگ دیں کہ وہ اپنی ذمہ داریاں دونوں رشتوں کو ان کا جائز مقام دے کر پوری کریں۔ ماں کا احترام بھی اُن کا فرض ہے جبکہ بیوی کو محبت ملنا اسکا جائز حق ہے جو سارے رشتے چھوڑ کر صرف اس کے لئے اس گھر میں آئی ہے۔ بیٹوں کی ماؤں کا بھی یہ کڑا امتحان ہے کہ وہ ایک دم سے روایتی ساس نہ بن جائیں نہ ہی بہت سی توقعات دل میں پال لیں جن کے پورا نہ ہونے سے انہیں دکھ ہی دکھ ملیں۔ بلکہ پیار اور محبت سے اس کے دل میں اپنا مقام پیدا کریں۔ بیٹوں کے ذہنوں میں ڈالیں کہ اگر تم بیوی کو ماں کی طرح کا بنانا چاہو گے یا دیکھنا چاہو گے تو خوامخواہ دکھی ہو جاؤ گے۔ جس زمانے میں تم پیدا ہوئے ہو اور جس زمانے میں وہ پیدا ہوئی ہے اسی زمانے میں جینا سیکھو۔ پیار محبت سے کچھ سکھا سکو سکھا دو، زبردستی کرو گے تو گھر ٹوٹ جائے گا۔ اگرچہ لڑکیوں کے دل میں اپنے گھر کے بہت قیمتی ہونے کا احساس بہت پختہ ہونا چاہیے۔ گھر چاہے چوبارہ ہو یا شاندار محل، ہر صورت میں اس کی حفاظت عورت کا فرض ہے اسے یہ پتہ ہونا چاہیے کہ اسکا دکھ سکھ، جینا مرنا سب اسکے شوہر کے ساتھ ہے۔ روٹھ کر میکے جانے کی کبھی کوشش نہ کریں، سسرالی ماحول کو اپنائیں۔ اپنے میکے کا ماحول دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش نہ کریں۔ شوہر کے ماں باپ سے مقابلے کی کوشش انہیں خود اپنی نظر میں گرا دے گی۔ ایک لڑکی جو جوان ہے، ماں باپ کا گھر چھوڑ آئی ہے وہ اپنے آپ کو نئے گھر کے مطابق بدل سکتی ہے، سسرال کا سارا گھر نہیں بدلا جا سکتا۔ جہاں مشترکہ رہائش نہ ہو وہاں بھی کچھ لو کچھ دو کا معاملہ محبت سے کریں۔ انشاء اللہ گھر مضبوط ہونگے ورنہ یہ مضبوط ترین رشتہ کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جانے والا ہے......کبھی بھی کسی بھی وقت......آپ کی پوری کوشش ہونی چاہیے کہ گھر ٹوٹنے نہ دیں اسی میں اطمینان ہے اسی میں عزت ہے، ایسے ماحول میں ایک اچھی نسل اچھی قدریں اور اچھی روایات کو آگے لیکر چلنے والی قابل تعریف نسل وجود میں آتی ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے ''عورت اور مرد ایک دوسرے کا لباس ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کے سکون کے لئے بنایا ہے نکاح کا بندھن مرد عورت کے رشتے کو پاکیزہ بناتا ہے تاکہ وہ جائز محبت سے لطف اندوز ہوں...... بلا خوف وخطر......ان کی اولاد جائز اور پاکیزہ اولاد کہلائے، وہ آپس کی پرائیویٹ باتوں کی تشہیر نہ کریں، چھوٹے چھوٹے گھریلو جھگڑے آپس میں ختم کریں، عزت کریں، عزت کروائیں اور آنے والی نسل کی شخصیت کو بھی ٹوٹ پھوٹ سے بچائیں۔ جب گھر ٹوٹتا ہے تو سبھی کچھ بکھر جاتا ہے۔ بچے خاص طور پر تباہ ہو جاتے

ہیں۔

ہرلڑکی کو اپنا میکہ پیارا ہوتا ہے۔شوہر کے ماں باپ اپنے ماں باپ جیسے پیارے کبھی نہیں ہو سکتے۔شوہر کے بہن بھائی اپنے بہن بھائیوں کی طرح پیارے نہیں ہو سکتے لیکن اگر کوشش کی جائے تو ان سے اچھا برتاؤ کر کے بدلے میں اچھے برتاؤ کی توقع تو کر سکتے ہیں اور اگر یہ سوچ لیا جائے کہ یہ میرے اس پیارے شوہر کے ماں باپ بہن بھائی ہیں جس سے اب میری ساری زندگی وابستہ ہے، یہ طرزِ عمل گھر میں خوشیاں بکھیر سکتا ہے، میں ان کی عزت کروں گی تو میرے رشتہ داروں کو عزت ملے گی، گھر مضبوط ہوگا، میرے پاؤں اس گھر میں مضبوطی سے جمے رہیں گے، اگر کسی ایک سے کوئی وقتی اختلاف ہو بھی جائے تو بہت سے مجھے پیار کرنے والے میرا ساتھ دینے کو تیار ہونگے۔چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کر دینا بھی ہمارے ہاتھ میں ہے یعنی عورت کے ہاتھ میں، اور رائی کا پہاڑ بنا دینا بھی ہمارے ہاتھ میں ہے۔صبر اور شکر کے ساتھ شوہر کی رفاقت کو اللہ کا انعام جانیں اور گھر کو جنت بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔کیونکہ یہ بھی میرے اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا حکم ہے کہ جو عورت پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھے رمضان کے روزے رکھے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

ہر عورت کے لئے لمحۂ فکر یہ ہے کہ وہ خود بھی اپنے گھر کی حفاظت کرے اور اس نئی نسل کی تربیت بھی انہی خطوط پر کرے کہ انہیں جس گھر کا بھی نصیب بننا ہے اس کو اپنے حسنِ سلوک سے مضبوط بنانا ہے تاکہ شیطان کی چالیں اس کے پیارے گھر کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔مرد جو دونوں رشتوں کے درمیان پل کا کام دیتا ہے اس کو پرسکون گھر ملے لیکن یہ مثل بھی مشہور ہے کہ مرد بیلچوں سے بھی گھر نہیں توڑ سکتا مگر عورت سوئی کی نوک سے گھر توڑ کر رکھ دیتی ہے۔

☆☆☆